تعلیمی تحریکات کا مقصد

21,618

اثر خامہ

امام الاحرار مولانا ابو الکلام صاحب آزاد

اڈیٹر اخبار الہلال والبلاغ

جسکو

منشی مشتاق احمد ناظم قومی دار الاشاعت شہر میرٹھ محلہ کوٹلہ نے

اوم پریس میرٹھ میں چھپواکر شایع کیا

۵۸۶

ترک موالات

اور

قومی تعلیم

ترک موالات کے سلسلہ میں جن علائق کا ترک کر دینا بالفعل مقدم رکھا گیا ہے۔ اُن میں سب سے زیادہ اہم مسئلہ تعلیم کا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ابتدا سے اس بارہ میں چند در چند غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور مسئلہ کی حقیقی صورت صاف صاف نمایاں نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ بعض ضروری باتوں پر تمام کارکن حضرات کو توجہ دلاؤں

ترک موالات کا مقصد

سب سے پہلے یہ بات صاف کر لینی چاہیئے کہ ترک موالات اور نان کواپریشن کا مقصد کیا ہے۔ نان کواپریشن کی ایک شرعی صورت خاص مسلمانوں کے لئے ہے اور ایک اخلاقی و سیاسی حیثیت تمام ملک کے لئے۔ سچائی کو کتنے ہی مختلف ناموں سے پکارا جائے مگر سچائی مختلف نہیں ہو سکتی۔ اخلاق۔ مذہب۔ سیاست۔ یہ مختلف نام ہیں لیکن ان سب کے اندر سچائی ایک ہی ہے۔ پس گو اس مسئلہ کی بھی دو صورتیں ہو گئی ہیں لیکن حقیقت علت۔ مقصد۔ اور نتیجہ۔ دونوں کا ایک ہی ہے۔

مسلمانوں کے لئے شرعی صورت یہ ہے کہ وہ اسلام اور اہل اسلام کے برخلاف لڑنے والے فریق سے ولایت و اعانت کا رشتہ نہیں رکھ سکتے۔ یعنی انکی محبت۔

وفاداری۔ اطاعت۔ مددگاری اُن کے لئے جائز نہیں۔ برٹش گورنمنٹ ایک محارب فریق یعنی لڑنے والا ہے۔ پس جس قدر رعایا اسکی استطاعت میں ہو۔ موالات و معاونت کے رشتے اس سے قطع کر دینے چاہئیں :۔

جامع ملکی صورت مسئلکی یہ ہے کہ جو حکومت ظلم اور ناانصافی پر کاربند ہو جس کا وجود راستی و عدالت کے لئے دنیا کی سب سے بڑی بلا ہو اور جو قوموں کی آزادی و امن کو ہندوستان اور ہندوستان کے باہر غارت کر رہی ہو تو ہم اسکی اعانت کر سکتے ہیں۔ اور نہ اس کے ساتھ مل جل کر کام کر سکتے ہیں اس لئے بھی کہ ہم ظلم و استبداد کے حامی نہیں ہو سکتے اور اس لئے بھی کہ ہماری اعانت خود ہماری غلامی کا ایک کام ہے جو کی جا سکے اگر ہندوستان نے ایسا کیا تو وہ فوراً آزاد ہو جائیگا۔ کیونکہ اول دن سے ہندوستان کو جس چیز نے محکوم و غلام بنا رکھا ہے وہ غیروں کی مددگاری و موالات ہی کی لعنت ہے۔

پس مسئلہ کی صورت خواہ اسلامی ہو۔ خواہ ملکی۔ ہر لحاظ سے صرف سلب نفی کی ہے۔ ایجابی نہیں ہے۔ یعنی صرف ترک و قطع کی ہے۔ اختیار و پیوندگی کا کوئی عمل اس میں داخل نہیں ہے اور نہ اس میں شروط ہے۔ جب ایک شخص یا ایک جماعت نے موالات و اعانت چھوڑ دی۔

تو ترک موالات کی دعوت کا مقصد حاصل ہو گیا۔ اور اس کا کام ختم ہو گیا۔ اب

رامپور

یہ بات کہ ترک موالات کے بعد اُس نے کیا کیا - یا جس چیز کو چھوڑا اُس کی جگہ کون سی چیز اختیار کی - تو بلاشبہ یہ ایک اہم سوال ہے - مگر ترک موالات کی دعوت میں داخل نہیں -

سرکاری تعلیم کا مقاطعہ

جب یہ حقیقت واضح ہوگئی تو اب غور کرنا چاہیئے کہ ترک موالات میں سرکاری تعلیم کا مقاطعہ جو رکھا گیا ہے اس سے مقصود کیا ہے؟ یہ مقصود ہے کہ ناقص تعلیم کو ترک کر کے عمدہ تعلیم حاصل کیجائے - اور اجنبی تعلیم کی جگہ قومی تعلیم ملک میں رائج کیجائے -

ابتک ان سوالات پر لوگوں نے غور نہیں کیا ہے - اور اس بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیاں خود کام کرنے والوں میں پھیلی ہوئی ہیں - میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ تعلیمی ترک موالات کا یہ مقصود ہرگز نہیں ہے - فی نفسہ یہ مقصود کتنا ہی عمدہ اور ضروری ہو - لیکن ترک موالات کا مقصد یہ نہیں ہو سکتا -

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک مسئلہ اصلاح تعلیم کا ہے اور ایک مسئلہ ترک موالات کا - ایک یہ ہے کہ قوم کے لئے قومی تعلیم ہونی چاہیئے اور ایک یہ ہے کہ قوم کے لئے قومی حکومت ہونی چاہیئے - ہم کو جو منزل در پیش ہے وہ دوسری ہے پہلی نہیں ہے - بلاشبہ جو تعلیم سرکاری یونیورسٹیوں میں دیجارہی ہے - وہ ناقص ہے - اور اسی طرح ناقص ہے جس طرح ہمیشہ اجنبی حکومت کی تعلیم کو ناقص ہونا چاہیئے

وہ ہم کو اس لئے علم نہیں سکھلاتے کہ ہم اپنے اور اپنے ملک کے لئے مفید بنیں اور ڈھلیں۔ بلکہ اس لئے کہ اجنبی حکمرانی کے لئے کارآمد ہوں۔

لیکن سرکاری تعلیم کے نقائص کا مسئلہ کچھ آج ہی کی پیداوار نہیں ہے۔ نصف صدی سے ہم کو یہی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اور تیس برس سے ہم قومی تعلیم کے لئے مضطرب ہیں۔ اس وقت جو معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے وہ ملک کی آزادی اور نجات کا ہے۔ پس تعلیمی اصلاح کتنی ہی ضروری ہو۔ ہمارے موجودہ دستور العمل سے خارج ہے۔ اس وقت جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ لوگ اس تعلیم کو ترک کر دیں۔ جو سرکاری ماتحتی میں دی جا رہی ہے اور جب لوگوں نے ترک کر دیا تو ہمارا کام پورا ہو گیا۔ خواہ لوگ کسی دوسری تعلیم کو اختیار کریں یا نہ کریں۔

طلبہ کیا کریں

اب رہی یہ بات کہ سرکاری تعلیم ترک کرنے کے بعد طلبہ لوگ کیا کریں۔ تو یہ سوال ترک موالات میں تو داخل نہیں ہے۔ لیکن علیحدہ سوال ضرور ہے بہت سے لوگوں نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ قومی تعلیم گاہیں کھول دی جائیں۔ اور سرکاری یونیورسٹیوں کی جگہ قومی یونیورسٹیاں لے لیں۔ اگر تعلیم گاہ کو دہ اس کے عام مفہوم میں بولتے ہیں اور اس سے مقصود یہی تعلیم ہے جو وقت اور ضرورت کے مطابق فوراً ملک کو ملنی چاہئے۔ تو میں اس جواب کو تسلیم کرتا ہوں

لیکن اگر یہ مقصود ہے کہ جن معنوں میں سرکاری تعلیم گاہوں پر کالج اور یونیورسٹی
کا اطلاق ہوتا ہے۔ اسی معنوں میں ہم کو بھی قومی تعلیم شروع کر دینی چاہئے۔ تو
میں پوری طرح اس سے انکار کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ وقت تعلیم کا
نہیں ہے بلکہ اس چیز کا ہے جو ہم کو ہماری سچی تعلیم تک خود بخود پہنچا دے۔ اگر
اگر ہم نے اس حقیقت سے غفلت کی تو ترک موالات کے اصل مقصد کو ہم خود بخود
اپنے ہاتھوں ضائع کر دیں گے۔

انقلاب و اصلاح

یہ مقصد اسی وقت حاصل ہوگا جب یکایک تمام ملک متفقہ طور پر ترک موالات کر گزریگا
اسی متفقہ ترک موالات کی عملی استعداد ممکن ہے کہ بتدریج پیدا ہو لیکن نفس عمل اسی وقت
کامیاب ہوگا جب اچانک متفقہ طور پر عمل ظہور میں آجائے گا۔ پس یہ اصلاح نہیں ہے
جس کے لئے آہستہ آہستہ قدم اوٹھایا جاوے۔ یہ انقلاب ہے جس کی کمیت اور کیفیت
مقرر اور معلوم ہے اور جب اس کم و کیف کے ساتھ ظہور میں آجائے گا۔ اپنا نتیجہ
اور مقصد حاصل کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بار بار ایکسال کی مدت اس کے لئے کہی
گئی ہے۔ ایکسال سے مقصود یہ ہے کہ انقلابی شکل میں فوراً اس کا مقصد حاصل
ہو جاتا ہے۔ یہ عمل اصلاح کا نہیں ہے جس کی تکمیل کے لئے ایک بہت بڑی مدت
گزرنا ناگزیر ہوتا ہے۔

موجودہ حالت میں یہ انقلاب کیونکر ہوگا

اس طرح ہوگا کہ اب تک تمام ملک گورنمنٹ کے ساتھ موالات کر رہا تھا جب تمام لوگ ایک ہی مرتبہ موالات کی تمام باتیں چھوڑ دیں۔ اگر ایسا کیا گیا تو گورنمنٹ بالکل بے دست و پا ہو جائیگی۔ اور حق و انصاف کے آگے دو زانو ہونے سے انکار نہ کر سکیگی۔

اسی لئے موالات میں سب سے پہلے وہ تعلقات رکھے گئے ہیں جن کے ذریعہ ملک کی بہترین استعداد و طاقت گورنمنٹ کے ہاتھ چلی جاتی ہے۔ یعنی سرکاری اعزازات، سرکاری کونسلوں کی ممبری، عدالت و قانون، اور سرکاری تعلیم گاہیں۔ آخری چیز سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ اس کے ذریعہ وہ نہ صرف ہماری موجودہ نسل کو بلکہ تیار ہونے والی نسل کی طاقت کو بھی اپنے لئے محفوظ کر لیتی ہے۔

اب ہم چاہتے ہیں کہ ملک کی یہ تمام طاقت گورنمنٹ کی جگہ ملک کے لئے ہو جائے اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تمام لوگ اپنی موجودہ سرکاری مشغولیت چھوڑ کر ملک کی آزادی و نجات کے عشق کا پیالہ پی لیں اور جب تک ملک آزاد ہو جائے صرف اس کے نشہ میں متوالے رہیں:۔

تمام بڑے بڑے لوگ سرکاری دربار دنکو چھوڑ کر ملک کی آزادی کے لئے وقف ہو جائیں، وکیل عدالتوں کی جگہ ملکی خدمت کے میدان میں مزدور بن جائیں۔ طالب علم مدرسوں کو چھوڑ کر ملکی خدمت و آزادی کا سبق سیکھنے لگ

جب یہ تمام جماعتیں یکدفعہ تارک موالات ہو کر اکٹھی ہو جائیں گی، اور تمام کاموں کو چھوڑ کر اس ایک کام کے لئے وقف ہو جائیں گی تو یقیناً ملک کی آزادی زیادہ سے زیادہ بارہ مہینہ کے اندر ہم کو مل جا سکتی ہے۔

جس طرح تلوار اور خونی لڑائی کے وقت ملک کی تمام جماعتوں کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے کہ ملک کو لڑائی میں فتحیاب کریں ٹھیک اسی طرح عزم اور عمل کی اس لڑائی میں بھی ہم سب کا پہلا فرض یہی ہو گیا ہے کہ ملک کو آزاد کرائیں اس ایک بڑے مقصد کے لئے تمام چھوٹے کام چھوڑ دینے چاہئیں۔ تعلیم یقیناً سب سے بڑا کام تھا جو ہم کر سکتے تھے لیکن اب ایک برس کے لئے یہ بھی بڑا کام نہیں رہا۔ بڑا کام ملک کی آزادی ہے جو تعلیم اور تعلیم کے ساتھ سب کچھ ملک کو دلا دے گی وہی تعلیم جو کل تک ہمارا مقصد تھی، اگر آج ہمارا راستہ روکے گی تو مقصد کی جگہ راہ مقصد کا پتھر بن جائے گی اور پتھر کو راستہ سے ہٹا ہی دینا چاہیئے۔

ترک موالات کی ایک صبح

البتہ یہ جو کچھ ہے صرف ایک برس کے لئے ہے کیونکہ اس انقلاب کے لئے زیادہ سے زیادہ مدت یہی ہو سکتی ہے، ابھی یہ جو وقت گذر رہا ہے یہ تو اس عمل کی ابتدا بھی نہیں ہے۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ صرف پکار اور پرچار ہے۔ ہم تمام ملک کو اس طرف بلا رہے ہیں اور اسی طرح برابر بلاتے رہیں گے یہاں تک کہ بالآخر ایک صبح آئے گی۔ نجات اور آزادی کی صبح غفلت اور موت کی ایک غمگین رات کے بعد

بیداری اور زندگی کی شگفتہ صبح۔ وہ صبح ٹھیک ٹھیک اور پورے پورے معنوں میں ترک موالات کی صبح ہو گی، ہندوستان کے آسمان کا سورج پہلی مرتبہ ان لوگوں پر چمکیگا جنھوں نے اپنے ملک کو غلام بنانے والوں کی موالات و اعانت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے اس دن پورا ملک تارک موالات ہوگا کوئی ہندوستانی [illegible] ہوگا جو ہندوستانی ہو اور پھر تارک موالات نہ ہو۔ تمام عدالتیں سنسان ہو جائیں گی تمام [illegible] ہال اُجڑ جائیں گے۔ تمام سکولوں اور کالجوں میں سناٹا ہوگا۔ تمام سرکاری دفتر بند ہو جائیں گے۔ جس گورنمنٹ نے ڈیڑھ سو برس سے زیادہ مدت تک کروڑوں انسانوں کو اپنا غلام بنائے رکھا۔ وہ ڈھونڈے گی کہ سارے ملک میں ایک غلام بھی مل جائے جو اس کے کام میں اس کا ہاتھ بٹائے مگر نہیں ملیگا۔ سو جب یہ دلفریب اور شاندار صبح آئیگی تو اس وقت اس انقلاب کا عمل ایک ہی طلوع و غروب کے اندر پیدا ہو جائیگا۔ اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ملک اپنی ساری دلفریبیوں اور محبتوں کے ساتھ اس ملک کے فرزندوں ہی کے لئے ہو جائیگا۔ غیروں کے ظلم و پامالی کے لئے نہ رہیگا۔

[illegible]

جس ترک موالات کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں [illegible] جو ملک کی [illegible] کو ان کی موجودہ سرکاری اور غلامانہ زندگی اور خیالات کی [illegible]

کی فوجیں صرف ایک ہی مقصد اور کام میں لگی رہتی ہیں اور جب تک مقصد اور
کام پورا نہ ہو جائے نہ تو گھر کا رخ کرتی ہیں اور نہ اپنے دوسرے کاموں کا۔ اسی طرح عزم و ایمان کی
یہ فوج بھی ایک سال تک سارے کاموں کو بھول جائے۔ صرف ایک ہی کام میں لگ جائے
یعنی ملک کی آزادی کا کام۔ اور اس کی آزادی کے ذریعہ سے تمام دنیا کی سلامتی اور آزادی کا کام۔
اس فوج میں سب سے زیادہ کارآمد اور قیمتی جماعت طالب علموں کی ہے۔ ملک ان کو
میدان جنگ میں دیکھنا چاہتا ہے۔ کالجوں کے کمروں میں بٹھانے کے لئے نہیں بلا رہا ہے۔
پس اپنی تعلیمی زندگی کا ایک حصہ تو ان کو بھی دینا پڑے گا۔ ہم اس وقت ان کو کالج نہیں
دے سکتے۔ اور نہ قومی تعلیم کے کام میں مشغول کر سکتے ہیں۔ کامل قومی تعلیم اسی وقت ہو سکتی ہے
جب قومی حکومت بھی موجود ہو۔ پہلے ان کو قومی حکومت کے کام میں ہمارا ساتھ دینا چاہئے۔
بلا شبہ ان طلباء کے لئے تعلیم کا انتظام ہونا چاہئے جو سرکاری کالجوں کو چھوڑ رہے ہیں
کیونکہ وہ طالب علم ہیں۔ اور طالب علم طلب علم سے کبھی غافل نہیں ہو سکتا۔ لیکن کون سی
تعلیم؟ وہ تعلیم جس کی موجودہ عمل میں ہم کو ضرورت ہے۔ اور جس کے بغیر ملکی آزادی کا سفر
ختم نہیں ہو سکتا۔ ان کے لئے جلد از جلد ایسی جگہوں کا انتظام کرنا چاہئے۔ جہاں بڑی
بڑی جماعتیں اکٹھی ہو سکیں اور وہاں سال بھر کی تعلیم کا کورس شروع کرا دینا چاہئے۔ اس
کورس میں صرف مضمون ہوں گے۔ مذہب، زبان اور صنعت۔ اور مذہب سے مقصود یہ ہے
کہ مسلمان اور ہندو نوجوانوں کو نہایت سادہ اور آسان طریقہ سے لکچر سنائے جائیں
جن کے ذریعہ سے ان کی دینی معلومات صحیح اور دینی تربیت قوی ہو۔ مسلمانوں کے لئے صرف

قرآن حکیم کا درس کافی ہوگا۔

زبان کی تعلیم سے مقصود یہ ہے کہ جس قدر مسلمان طلبہ ہیں ان کو ہندی یعنی دیوناگری رسم الخط اور اس کے خاص لٹریچر کی تعلیم دی جائے اور اسی طرح جس قدر ہندو ہوں ان کو اردو زبان رسم الخط کی تعلیم دی جائے تاکہ زبان کا تفرقہ دور ہوجائے۔

صنعت سے مقصود ایک نہایت سادہ مگر نتیجہ کے اعتبار سے نہایت عظیم الشان چیز ہے۔ یعنی چرخہ اور دیسی سوت۔ ہم کو اس وقت اس قدر دیسی سوت چاہئے۔ کہ سال بھر کے اندر ہم تمام ملک کے لئے دیسی کپڑا تیار کرسکیں اور لوگوں کو اس کے استعمال پر مجبور کریں۔

جو طلبہ خاص طور پر دعوت و تبلیغ کے کام میں لگنا چاہیں ان کے لئے چند لکچروں کا مزید انتظام کردینا چاہئے۔

اس کے ماسوا بالفعل اور کسی تعلیم کے انتظام کی ضرورت نہیں سال بھر تک ہم ترک موالات کے سوا اور کسی کام کے لئے وقت نہیں نکال سکتے۔

طلبہ اگر اس سے زیادہ تعلیم کے متوقع ہیں تو ان سے صاف صاف کہہ دینا چاہئے کہ یہ توقع سال بھر تک پوری نہ ہوگی۔

ابتدا سے اب تک اس بارہ میں میرا یہی خیال رہا ہے۔ کلکتہ۔ بانکی پور۔ بنارس۔ الہ آباد وغیرہ کی تقریروں میں میں نے بارہا طلبہ کے سامنے یہی خیال ظاہر کئے لیکن چونکہ اب تک اس بارہ میں مہاتما گاندھی جی سے کوئی فیصلہ کن گفتگو نہیں ہوئی تھی اس لئے یہ بات ضبط تحریر میں نہیں آئی۔ اب مجھے بہت خوشی ہے کہ خود مہاتما جی کا بھی یہی خیال ہے اور وہ بالکل اس سے متفق ہیں۔ (ابوالکلام آزاد)

جذباتِ حریت

(ہندوستان کے مشہور شعراء)

علامہ اقبال۔ حضرت اکبر آلہ آبادی۔ سید الاحرار۔ مولانا حسرت موہانی۔ علامہ شبلی نعمانی
مولانا آزاد سبحانی۔ رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب جوہر۔ فخر قوم مولانا ظفر علی خان۔
پنڈت برج نرائن چکبست۔ لالہ لال چند صاحب فلک۔ سیر نیرنگ سجاد تحیوری۔ سید اکبر
فرید آبادی۔ وغیرہ وغیرہ حضرات کی بہترین دل ہلا دینے والی نظموں کا مجموعہ۔
حسن شہید۔ حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی و مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی

ہندوستان میں کوئی مجموعہ اس قدر اعلیٰ نظموں کا شائع نہیں ہوا۔

آپ مقابلہ کریں لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ قیمت [illegible]

مشتاق احمد ناظم قومی دارالاشاعت [illegible]

[illegible]